وہابیت پر دھماکہ

محمد شاہ نور رضا فریدی

الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

ناشر

دار العلوم رضویہ فریدیہ شنبشہ باڑی پورنیہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
گستاخیاں

وہابیت پر دھماکہ

محمد شاہ نور رضا فریدی مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

حسب فرمائش

مولانا محمد مخدوم نور قطب عالم فریدی و مولانا مبشر رضا ازہر پورنوی

ناشر- دار العلوم رضویہ فریدیہ مقام و پوسٹ شیشہ باڑی
وایا سونتھا ہاٹ، ضلع پورنیہ بہار ۸۵۵۱۱۵

کتابت - محمد تنویر احمد اسلامپوری جامعہ اشرفیہ مبارکپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت ۱

نام کتاب ـــــــ وہابیت پر دھماکہ

مولف ـــــــ محمد شاہ نور رضا فریدی متعلم جامعہ اشرفیہ

تقریظ و تصحیح ـــــ حضرت علامہ عبد الوحید صاحب استاذ اشرفیہ

نظر ثانی ـــــــ حضرت علامہ معراج علی رشیدی استاذ طیبہ بنارس

پروف ریڈنگ ـــــ مولانا نور عالم مصباحی، مولوی اشرف رضا

ہدیہ ـــــــ مولوی ذاکر حسین مولوی نیاز احمد

محرک

عاشق حضور حافظ ملت جناب الحاج سیٹھ رمضان صاحب اینڈ سنس مبارک پور کو ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں جو اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کیلئے انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔

ملنے کے پتے

۱ عزیزی لائبریری ـ جنتا ہاٹ بائسی پورنیہ ۷۔ اصلاح معاشرہ لائبریری

۲ دار العلوم غوثیہ ـ لال گوپال گنج الہ آباد یوپی چپوا ہاٹ اتر دیناجپور بنگال

۳ المجمع المصباحی ـ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ۸۔ مدرسہ جوہر العلوم گنجریا اسلام

۴ تنظیمی بکڈپو ـ تنظیم المسلمین بائسی پور ضلع اتر دیناجپور بنگال

۵ امتیاز بکڈپو ـ گھوسی مئو ۹ اعظمی بکڈپو مدھوبن روڈ

۶ دار العلوم اسلامیہ ـ شیری بالا بارہ مولہ گھوسی مئو یوپی

انتساب

سلسلہ عالیہ، قادریہ، آبادانیہ، فریدیہ کے تمام بزرگوں کے نام
خصوصًا شیخ المشائخ سلطان الاولیاء حضور الحاج سید دیدار علی خاں آبادانی
:.مزار مبارک بربرہنہ غازی پور:.

و

جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت، بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
محدث مرادآبادیؒ

و

جبل استقامت مصدر کرامت منبع فیض و حکمت محی السنت حضور علامہ
الشاہ خلیل احمد آبادانی فریدی مظفر پور بہار

اور

حامی الاسلام ماحی الاظلام، حضور علامہ الحاج تیغ علی آبادانی
فریدی مظفر پور کی ذات بابرکت کی جانب میں اپنی اس معمولی خدمت
کو منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سگ بارگاہ اولیاء
محمد شاہ نور رضا فریدی

دار العلوم رضویہ فریدیہ
مقام و پوسٹ شیشہ باری پورنیہ

الاهداء

منظور العلماء قائد اہل سنت والدی الجلیل پیر طریقت حضرت علامہ منظور رضا قادری آبادانی، فریدی، سجادہ نشین آستانہ قادریہ آبادانیہ فریدیہ مظفر پور

ممتاز الاساتذہ پروفیسر معقولات حضرت علامہ شمس الھدیٰ صاحب استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ونقیب اہل سنت حضرت مولانا رحمت حسین کلیمی مہتمم تنظیم المسلمین بائسی پورنیہ بہار۔

وادیب شہیر حضرت مولنا مفتی آل مصطفےٰ صاحب استاذ جامعہ امجدیہ اور نبیرۂ حافظ ملت شہزادۂ عزیز ملت حضرت مولانا نعیم الدین صاحب قبلہ، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے نام جن کی بے پناہ شفقتوں نے ہمیں اس لائق بنایا۔ امین بجاہ سید المرسلین۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نیازکیش

محمد شاہ نور رضا فریدی

متعلم جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

ممتاز الاساتذہ حضرت
علامہ شمس الہدیٰ
صاحب مصباحی

تقدیم

استاذ جامعہ اشرفیہ
مبارکپور اعظم گڈھ
یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ مصطفاہ وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن والاہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود ونصاری اکہتر ۷۱ یا بہتر ۷۲ فرقے میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقے میں ہو جائیگی ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے (رواہ الترمذی) عن ابی ھریرہ وعبد اللہ بن عمرو ۹۲/۲ محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ کی تشریح کے مطابق اظہر یہی ہیکہ امت سے مراد کلمہ پڑھنے والے مسلمان کہلانے والے لوگ ہیں (مرقاۃ) لھذا حدیث نبوی کی روشنی میں بہتر ۷۲ مسلم فرقے کا جہنمی ہونا یقینی ہے جنمیں وہابی، دیوبندی، فرقہ اپنی ظاہری وضع قطع دکھاوے کے تقوی وتقدس کے سبب مذہب حق اہلسنت وجماعت کیلئے انتہائی خطرناک ہے، انکے بنیادی عقائد خدا تعالیٰ و رسول پاک علیہ السلام کی شان میں اہانت وگستاخی ہے۔ انکے یہ عقائد انکی کتب سے نمایاں ہیں۔ انہیں کی شدید گمراہ کن تنظیم ،،تبلیغی جماعت،، ہے جسکے بانی خود لکھتے ہیں۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم انکی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح انکی تعلیم عام ہو جائیگی (ملفوظات الیاس ص ۵۸)

(ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ (نماز) ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ ہرگز

تحریک صلوٰۃ نہیں۔ پھر بڑی حسرت سے کہا میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے (مولانا الیاس اور انکی دینی دعوت للندوی ص۲۰۵) گھر کے لوگ گھر کے اندر کے احوال خوب جانتے ہیں" رب البیت ادری مافی البیت"، بانی تبلیغی جماعت کے بہنوی اور انکے پہلے خلیفہ ومعتمد خاص احتشام الحسن صاحب کہتے ہیں، ان الدعوۃ المنبثقۃ من مرکز نظام الدین فی دھلی حسب علمی وفہمی لیست موافقۃ للکتاب والسنۃ ولا لمنہج مجدد الف الثانی ولا الشاہ ولی اللہ الدہلوی والعلماء المحققین۔ السراج المنیر ص۸۹ لتقی الدین الہلالی استاذ لعلی ندوی) ترجمہ۔ میرے علم وفہم میں دہلی مرکز نظام الدین سے جو دعوت تبلیغی جماعت نکلی ہے وہ قرآن وحدیث کے موافق نہیں اور نہ ہی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور علماء محققین کے نظریہ پر ہے۔ بلکہ خود تھانوی جی بڑے خوش ہو کر صاف لفظوں میں کہتے ہیں، ارے الیاس تو نے ہماری یاس کو آس میں بدل دیا"، تبلیغی جماعت کے تاریخی حالات ص۱۸۲ رحیم بخش میواتی) ہندوستان کا مشہور وہابی اسمٰعیل دہلوی جسنے ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب (التوحید) کو مع اضافہ اردو میں کر کے ہند و پاک میں وہابیت کو پھیلایا جس ترجمہ کا نام (تقویۃ الایمان) رکھا اسکے بارے میں دیوبند کا قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی جو بقول الیاس تبلیغی کے قطب ارشاد اور مجدد تھے (ملفوظات الیاس) لکھتے ہیں کہ مولانا اسمٰعیل دہلوی کی کتاب" تقویۃ الایمان"، ہر گھر میں رکھنا عین اسلام ہے (فتاوی رشیدیہ سوم ص۵۰) نیز یہیں قطب صاحب بانی جماعت وہابیہ نجدیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے سلسلہ میں رقم طراز ہیں۔

محمد ابن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہیکہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث۔ تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا فتاوی رشیدیہ سوم ص۷۹ — دیوبند کے شیخ الحدیث

زکریا صاحب نے مولوی منظور نعمانی دیوبندی کے قول کے ہم بڑے سخت وہابی ہیں الخ کے جواب میں کہا، مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں الخ سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص۱۹۲، ۱۹۳، اس اجمال سے یہ ثابت ہوا کہ غیر مقلد دیوبندی، وہابی تبلیغی، مودودی جمیعۃ العلماء، اہل حدیث، ندوی یہ سارے کہ سارے ایک معنیٰ کے متعدد الفاظ ایک شخص کے مختلف لباس ہیں یہ سب عظمت خداوندی اور ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی چند تنظیمیں ہیں اور تحفظ ناموس رسالت ہر صحیح العقیدہ مومن کا فریضہ ہے۔

نہ جبتک کٹ مروں میں خواجہ طیبہ کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اسی بنا پر عزیز سعید مولوی محمد شاہ نور رضا فریدی مصباحی سلمہ ربہ نے قوم مسلم کو بدمذہبوں کے مہلک عقائد سے روشناس کرانے کی سعی بلیغ کی ہے اور ثابت کر دکھایا کہ ع بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

خدائے تعالیٰ اس رسالے سے اپنوں کو پختگی اور غیروں کو ہدایت بخشے اور مولف کو مزید دین حنیف کی خدمات کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

خادم الطلبۃ

(مولانا) شمس الھدیٰ عفی عنہ

جامعہ اشرفیہ مبارکپور

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

جمعہ مبارکہ۔

لسان العصر ادیب شہیر حضرت علامہ عبد الوحید صاحب مصباحی
• استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور •

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لانبی بعدہ

عزیز اسعد جناب مولوی محمد شاہ نور رضا فریدی، متعلم جامعہ اشرفیہ کی مرتب کردہ وہابیت پردہ کو از اول تا آخر سرسری طور پر دیکھا، بفضلہ تعالیٰ ثم بکرم حبیبہ الاعلیٰ عنوان کے مطابق اس پر اچھی روشنی ڈالی ہے ——— خدا کرے کہ ان کی اس کتاب کو قبولیت خاص وعام اور شہرت دوام حاصل ہو اور رب جلیل مرتب کو ان کی کاوش کا بہتر صلہ عطا فرمائے اور انہیں اسی طرح کی مفید اور اصلاحی کتابیں لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

گرچہ انکی یہ کتاب مختصر ہے لیکن محب رسول کیلئے ایک جملہ کافی اور منکر کیلئے دفتر بھی ناوانی ——— اگر در خانہ کس است یک حرف بس است اس تعلق سے قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے کہ حق وہی ہے جو اہلسنت وجماعت کا مسلک ومشرب ہے اور معیار ہدایت ومدار نجات بھی اہلسنت وجماعت کا مسلک ومشن رہے،، اور ما انا علیہ و اصحابی،، کے عامل ومتبع سنی حضرات ہیں ——— لیکن کیا کہا جائے ان لوگوں کو جو فروعی مسائل میں لوگوں کو الجھاتے رہتے ہیں اور اصل مسئلہ کی طرف ان کی توجہ کو مبذول نہیں کرانا چاہتے، نماز روزہ

کا ڈھنڈھورا پیٹ کر بھولے بھالے لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر ان کی آخرت کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور قعر ضلالت و گمراہی میں ڈھکیل دیتے ہیں کہ تاحین حیات اس سے نہ نکل سکیں ـــــ جب کہ حدیث شریف میں فرمادیا گیا۔

منھم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ ثم لا یرجعون حتی یرتد السھم علی فوقہ ھم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلھم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شیٔ من قاتلھم کان اولی باللہ منھم قالوا یارسول اللہ ما سیماھم قال التحلیق (ابوداود) مشکوۃ شریف ص۳۰۸ ؛ یعنی ان کی نماز روزہ کا کوئی اعتبار نہیں جو انکو قتل کرے گا اس کیلئے دونوں جہاں میں خوشخبری ہے، آپ کو یہ پڑھکر عجیب سا لگے گا کہ ایسے عبادت لوگوں کے قتل کی اجازت دے اور اس پر ثواب کی بشارت کیوں دی گئی وجہ یہ ہیکہ صرف ظاہری عمل ہوگا، عقیدہ بدتر ہوگا، دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا، سنتوں سے بیزار ہونگے۔ جنکو قرآن نے فرمایا، ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ـــ القرآن پ۲۶) آپ اس کتاب میں ان کی گمراہی، بے راہ روی حق سے اعتدال صراط مستقیم سے انحراف مسلک صحابہ سے لاتعلقی کفر و بدعقیدگی سے شیفتگی و دل لگی کو بخوبی محسوس کرینگے ـــــ اگر صحیح دل و دماغ اور عقل کامل وہادی ہے تو یقیناً فرمان رسول فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ پر عمل کر کے ان سے اجتناب و دوری اختیار کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارینگے۔ والسلام

مولانا عبدالوحید مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ
۴ ربیع الآخر سنہ ۱۴۲۰ھ

اسلام تیری نبض نہ ڈوبے گی حشر تک

تیرے رگوں میں خون ہے رواں چاریار کا

دین اسلام کو عالم میں ظاہر ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ اس طویل عرصے میں اس پاکیزہ مذہب نے کروڑوں آفات وبلیات سے مقابلہ کیا، سرورکائنات کے اس سرسبز وشاداب چمن پر بہت سی تیز وتند آندھیاں آئیں اور چلی گئیں۔

مگر الحمدللہ یہ چمن لہلہا تا رہا ——

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے۔ جتنا ہی دباؤ گے اتنا ہی یہ ابھرے گا۔ کیونکہ رب ذوالمنن خود اس دین اسلام کا محافظ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون (القرآن)

تاریخ اسلام کے مطالعہ کے بعد یہ کھلے طور پر معلوم ہو جاتا ہے —— کہ ہر صدی اور ہر عصر میں اسلام کے مخالف اسلامی روپ اپنا کر اسلام و اہل اسلام پر طرح طرح کے حملے کر نیکی ناپاک کوشش کرتے رہے لیکن حال کیا ہوا — کہ — مٹانا چاہ رہے تھے۔ خود مٹ گئے۔ چنانچہ ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے :: نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں کچھ باطل فرقے اسلام کی بیخ کنی کیلئے، اسلامی لبادہ میں ظاہر ہوتے رہے اور آج بھی اسکا معائنہ کیا جاتا ہے۔ کبھی اس دین اسلام پر یزیدی بادل آئے۔ تو کبھی حجّاجی غبار۔ کبھی مامونی طاقت، اور کبھی تاتاری طاقتیں اس پاک و مذہب سے ٹکرائیں، اور فنا ہوگئیں۔ اور کبھی روافض کی طاقت نے اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان تمام فتنوں میں سب سے زیادہ ناپاک و پلید فتنہ اور مصیبتوں میں الم مصیبت وہابیوں نجدیوں کا فتنہ ہے۔ جس کے متعلق خلاصۂ موجودات محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی —— اور مختلف نہجوں سے دنیائے اسلام کو مطلع فرما دیا تھا۔ سرکارِ کائنات کے فرمان کے مطابق ٹھیک بارھویں صدی میں سرزمین نجد میں ابن عبدالوہاب پیدا ہوا۔ پھر اس نے اہل حرمین و دیگر مسلمانوں پر ظلم کیا۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت کے مطابق ایک دن رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شام اور یمن کیلئے دعا فرما رہے تھے ——

اے اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ دعا کے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نجد والوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ۔ پھر سرکار فرما رہے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما —— دوسری مرتبہ نجد والوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے نجد میں۔ پھر سرکار

فرما رہے ہیں اے اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ تیسری

مرتبہ جب نجد والوں نے عرض کیا تو سرکار کائنات نے فرمایا:

هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان - وہ زلزلے اور

فتنے کی جگہ ہے وہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی (بخاری جلد ثانی ص ۱۰۵۱)

مسلمانو! غور کرو کہ شیطان کی سینگ یہی ابن عبدالوہاب نجدی ہے۔ جو وہابیوں

دیوبندیوں کا رہنما اور پیشوا ہے۔ اس نے بارگاہِ رسالت میں گستاخی کی اور نبوت

کا دعویٰ بھی کر بیٹھا۔ جسے آج رہنما اور پیشوا مانا جاتا ہے ۔

مسلمانو! ان کے باطل عقیدے سے گریز کرو۔ ان کے مکر و فریب میں نہ پڑو

ذوالخویصرہ کی گستاخی پر بخاری و مسلم شریف کی حدیث پاک ہے ۔ کہ ۔ حضرت

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ ۔ ذوالخویصرہ جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے

والا تھا۔ جب اس نے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی

کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن مارنے کی اجازت چاہی۔ تو حضور

نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں: منها قوم تحقرون

صلاتكم مع صلاتهم ۔ انہی میں سے ایک قوم نے کہا جنکی نمازوں کے مقابل تم

يقرؤن القرآن لا يجاوز حلوقهم او۔ اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے

حناجرهم يمرقون من الدين كمروق ۔ لیکن قرآن پاک ان کی حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔

السھم من الرمیۃ ۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے

(بخاری شریف جلد ثانی صہ ۱۰۲۴)

(مشکوۃ شریف جلد صہ ۵۳۵)

دوسری روایت میں ہیکہ ذوالخویصرہ کی گستاخی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی۔ لیکن قرآن اس کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی کہ تم اپنی نماز، روزوں کو حقیر جانو گے۔ ان کی نماز، روزوں کے مقابل میں باوجودیکہ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اور بت پوجنے والوں کو چھوڑ دیں گے (مشکوۃ شریف صہ ۵۳۵)

معلوم ہوا کہ احادیث مبارکہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پہلے ہی خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے جنم لیں گے۔ اور گستاخِ رسول ذوالخویصرہ کی نسل سے ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مسلمانوں کو قتل کرے گی ــــ بت پرستوں اور کافروں و مشرکوں سے جہاد نہ کر کے مسلمانوں کی خوں ریزی کرے گی ۔

سرکار کے فرمان کے مطابق اسی خاندان میں محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا ۔ جس سے نجدی فتنہ کا ظہور۔ اور اسی ابن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانوں کو قتل کیا اور کروایا۔ اور بت پرستوں سے تصادم نہیں کیا اور عصر حاضر میں اس کے متبعین

کا بھی یہی حال ہیکہ نماز کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ اور پیشانیوں پر دھبہ کی
شکل بنالیتے ہیں۔ اور روزے خوب رکھا کرتے ہیں۔ صبح و شام قرآن پاک کی خوب تلاوت
کیا کرتے ہیں۔ یہیں تک محدود نہیں بلکہ ڈگر ڈگر، نگر نگر، شہر شہر، قریہ قریہ گھوم گھوم
کر نماز کا درس دیتے ہیں۔ اسی نماز کے بہانے عوام الناس کو اپنے دامِ فریب
میں جکڑ لیتے ہیں۔ کیونکہ بظاہر تو یہ نمازی ہیں۔ اور نماز کا درس دیتے ہیں۔
قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ قرآن پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

بے چارے عوام یہ نہیں جانتے کہ گستاخِ رسول ذوالخویصرہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔
کہ بظاہر تو خوب نمازیں پڑھتا تھا۔ کہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا۔ زیادہ
سے زیادہ روزہ رکھا کرتا تھا۔

مسلمانو! آج کے یہ لوگ بھی ذوالخویصرہ ہی کی جماعت میں سے ہیں۔
یہ تو نمازیں پڑھتے ہیں۔ صبح و شام قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن قرآن ان کے حلق کے
نیچے نہیں اترتا ہے۔ اور طرح طرح سے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کرتے رہتے
ہیں۔

ان کے اکابر لکھتے ہیں کہ اگر نماز میں رسولِ کائنات کا خیال آجائے تو
نماز نہیں ہوگی۔ تو مسلمانو! غور کرو ایسے خیال رکھنے والوں کی نماز ہوگی یا نہیں؟
فقیر راقم کہتا ہے کہ ان گستاخانِ رسول کی نماز بالکل نہیں ہوگی۔ اور

یہی تمام فقہاء کرام کا فتویٰ بھی ہے

مسلمانو! ایمان کے لیڈروں سے ایمان بچائے رکھو کہ گستاخِ رسول کا کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ علمائے اہل سنت جو ان پر کفر کا فتویٰ عائد کر رہے ہیں تو کیا اسلئے کہ وہ ——— میلاد و قیام و عرس و فاتحہ نہیں کرتے ہیں ——— نہیں نہیں بلکہ انہوں نے شانِ الوہیت و شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بے پناہ گستاخیاں کی ہیں۔ جس کی وجہ سے علمائے کرام کفر کا فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ یہ بات خود اسی گروہ کے مولوی منظور احمد نعمانی دیوبندی کو بھی تسلیم ہے ———

——— جیسا کہ مولوی موصوف لکھتے ہیں ———

"شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہیں کہ میلاد و قیام، عرس، قوالی، فاتحہ، تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ رسوم کے جائز و ناجائز اور بدعت وغیرہ ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہی دراصل دیوبندی بریلوی اختلاف ہے۔ مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں اختلاف تو اس وقت سے ہے۔ جبکہ دیوبند کا مدرسہ بھی قائم نہ ہوا تھا۔ اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ اسلئے ان مسائل کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہیں کہا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں کہ ان کے ماننے نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر

یا اہلسنت سے خارج کیا جا سکے" (فیصلہ کن مناظرہ ص، ۶)

قارئین کرام! مولوی موصوف دیوبندی کی اس عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ سنّی، دیوبندی اختلافات کی بنیاد مذکورہ چیزوں پر نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و گستاخی کرنا ہے جسکی وجہ سے علمائے اہلِ سنت دیوبندی، وہابی کو کافر جانتے اور مانتے ہیں۔ اور ان کے کفری عبارتوں پر اطلاع شرعی یقینی حاصل ہو جانے کے بعد ان کے کفر میں شک کرنے والے کو علمائے حرمین طیبین کے اس قول کے مصداق سمجھتے ہیں۔ (من شك فی کفرہٖ و عذابہ فقد کفر)۔

نقیب اہلسنت مفکر اسلام حضرت علامہ سید احمد کاظمی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

"دیوبندی حضرات اور اہل سنّت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علمائے دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین ہے۔ (الحق المبین ص ۱۲

اکابر دیوبند کی کفریہ عبارتیں

○ خدا جھوٹ بول سکتا ہے ــــ (رسالہ یکروزی صـ ۱۴۵، بحوالہ زیادین صـ ۶۴)

○ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ـ (براہین قاطعہ صـ ۶، خلیل احمد)

○ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم شیطان لعین کو ہے۔ براہین قاطعہ صـ ۵۵

○ اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم ہر وقت نہیں رہتا۔ بلکہ جب چاہتا ہے۔ غیب کی بات دریافت کرلیتا ہے ــــ (تقویۃ الایمان صـ ۲۶)

○ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان صـ ۱۴، مطبوعہ ندوہ)

○ اپنی اولاد کا نام عبد النبی، عبد الرسول، علی بخش، نبی بخش، پیر بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین رکھنا شرک ہے (تقویۃ الایمان صـ ۱۶)

○ سب انبیاء اور اولیاء اللہ کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہے۔ دیوبند ص، ۴۸ (تقویۃ الایمان صـ ۱۱۹، مطبوعہ ندوہ)

○ اللہ کے رسول کو (غیب کی) کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان صـ ۷۵)

○ رسولِ خدا کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان صـ ۷۵)

- رسولِ خدا مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۹، لاہور ص ۶۲، مطبوعہ دیوبند)
- جس کا نام محمد یا علی ہے۔ وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔
تقویۃ الایمان ص، ۸۹ مطبوعہ ندوہ
- اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان، ص، ۲۳
- اللہ کو مانے اسکے سوا کسی کو نہ مانے۔ تقویۃ الایمان، ص، ۱۹
- اولیاء و انبیاء و امام زادہ و پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ انسان ہی ہیں، اور عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اللہ نے اُن کو بڑائی دی۔ وہ بڑے بھائی ہوئے۔ تقویۃ الایمان، ص، ۸، لاہور ص ۴۲
- رسول کا خیال نماز میں لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (صراطِ مستقیم، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند ص ۹۷)
- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا علمِ غیب تو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور دیگر رزائل کو بھی حاصل ہے۔ پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور ہی کی تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید، عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص، ۸، اشرف علی)

۵ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۳۴ دار الکتاب دیوبند مولوی قاسم نانوتوی۔

قارئین کرام! خود فیصلہ کریں کہ ان کفریہ عبارتوں سے علماء دیوبند کا کافر ہونا قطعی طور پر روشن ہے۔ یا نہیں؟

ظاہر ہے کہ اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا وہ اپنی ہی کفریہ عبارتوں سے کافر ہیں۔ اگر ہم انہیں کافر کہتے ہیں۔ تو کیا مضائقہ اور کیا خرابی ہے۔ بلکہ کسی کفر کو جاننے اور اس پر یقینی طور سے مطلع ہونے کے خاموش رہنے سے خود سکوت کرنے والے کا ایمان خطرہ میں ہے۔ مثلاً دیوبندی کے پیشوا مولوی اشرف علی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے ص۸ پر لکھا ہے:

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب

تو زید، عمرو، بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے۔

مولوی موصوف کی مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا علم پاک زید، عمرو، بکر، ایرے، غیرے، نتھو خیرے بلکہ بچوں پاگلوں جانوروں، چوپایوں کے علم کے مثل یا اس سے کمتر ہے۔

خدارا سوچئے تو سہی اس میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر ہے یا نہیں ــــ وہ بھی امام الانبیاء، محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ــــ اور ــــ نبی کی توہین کفر ہے بلکہ ــــ مگر نبی سے جس کو نسبت ہو جائے یا جس کو استعمال فرمالیں ــــ اس کی توہین بھی کفر ہے۔ جیسے نعلِ مبارک کو کسی نے نُعیل تصغیر کیساتھ کہدیا۔ اور شعرِ مبارک کو شُعیر تو فقہاء کرام اسکو بھی کافر کہتے ہیں ــــ کافی در مختار

۔اکابر دیوبند نے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کیساتھ ہی خدا کے لئے امکان کذب کو ثابت کیا ہے۔ اور کذب۔ خدا کیلئے ماننا کفر ہے۔ اور کذب کو ثابت کرنے والا کافر ہے۔ اس کے سبب بھی وہ لوگ ایمان سے نکل گئے۔

ان ایمان فروش مولویوں کی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کیلئے

کذب ثابت نہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ قدرت میں بندے سے کم ہو جائے گا۔ کیونکہ بندہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ تو بندہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے قدرت میں بڑھ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ قدرت میں کم ہو جائے گا۔

(العیاذ باللہ)

امکان کذب کا افتراء باری تعالےٰ کی شان میں کفر ہے۔ اور ایسا لکھنے، بولنے والا، سمجھنے والا کافر ہے۔

فقیر راقم کہتا ہے ــــ اگر تم امکان کذب کو ثابت کرتے ہو تو سرقہ کو بھی جائز مانو۔ کیونکہ بندہ تو چوری بھی کرتا ہے۔ اس بنیاد پر بندہ قدرت میں اللہ سے بڑھ جائے گا ــــ (نعوذ باللہ من ذالک)

✤ خود کردہ را علاجے نیست ✤

ان ایمان فروش ملاؤں سے تا حیات علمائے اہلسنت توبہ کا مطالبہ کرتے رہے۔ لیکن انہیں توبہ میسر نہ ہوئی ــ ختم اللہ علیٰ قلوبھم الخ ۔
اور بے چاری عوام نہیں جانتی ــ کہ ــ علمائے اہلسنت ان پر کفر کا فتویٰ کیوں دے رہے ہیں۔ اخیر کار وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ پھر بھی کافر کہا جاتا ہے ــ

مسلمانو! ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنا۔ ان کے دامِ تزویر

میں مت آنا۔ سرکار نے چودہ سو برس پہلے ہی ہمیں آشنا کر دیا تھا۔ جو ماقبل میں مذکور ہوا۔ کہ وہ نماز بھی پڑھیں گے۔ ان کی نماز کو دیکھ کر تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے۔ لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ___ (مشکوٰۃ۔ بخاری)

مسلمانو! ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنا۔ ان کی نماز کو دیکھ کر دام فریب میں نہ آنا۔ مسلمانو! ایمان بچاؤ۔ کذب تو نقص و عیب ہے۔ حتیٰ کہ دشمنانِ نبی بھی مانتے ہیں ___ کہ ___ کذب نقص و عیب ہے ___ اس کے باوجود اس کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ گویا کہ دبے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کو عیب دار قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک و منزّہ ہے اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا عیب اور نقص سے اتصاف ممکن ہے۔ یہ کسی مسلمان سے متصور ہی نہیں۔

علمائے دیوبند کا یہ کہنا کہ:

ورنہ لازم آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت الٰہیہ سے زیادہ ہو۔ اور دیکھنے والوں کی نگاہوں میں قائل کی دقیقہ رسی اور زبر کی قوت کو ظاہر کرتا ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ عما یصفون۔ ظاہر ہے۔ بدترین، فواحش، اور شنیع

قبائح۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا متصف ہونا عقلی، نقلی، طور بر بداہی اور شرعی طور بر ممتنع ذاتی اور محالات عقلی ہے

قدرت انسانیہ کے تحت داخل اور قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں۔ اس قائل کے زعم پر لازم آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت الہی سے زائد ہو ۔۔۔ (العیاذ باللہ)

علمائے دیوبند کے اس شبہہ کا حاصل یہ ہے کہ عیوب و نقص اور قبائح و فواحش کے ارتکاب کی قدرت خود عیب و نقص ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام نقائص و عیوب، قبائح و فواحش سے پاک ہے۔ جو قدرت اللہ تعالیٰ کے اوصاف کاملہ میں سے ہے۔ وہ تمام ممکنات کے ایجاد کی قدرت ہے۔

ایک قدرت کاملہ، جو اللہ تعالیٰ کے اوصاف مختصہ سے ہے۔ دوسری قدرت ناقصہ جو صفات مخلوق سے ہے۔ دوسری قدرت پہلی قدرت سے بمراتب غیر متناہیہ ناقص ہے۔ پس انسان میں دوسری قدرت کے موجود ہونے اور ذات باری تعالیٰ میں اس کے ممکن نہ ہونے سے قدرت انسانی کا قدرت ربانی پر زائد ہونا لازم نہیں آتا ۔۔۔۔ (تحقیق الفتوی، ص، ۱۵۹)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کا ان کا نقائص اور فواحش سے اتصاف ممتنع اور محال ہے ۔۔۔

واجب الوجود کا کسی طرح کے عیوب سے اتصاف بالکل ہی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے باری تعالیٰ امکان کذب سے پاک و منزہ ہے۔ باوجود اس کے اگر کوئی امکانِ کذب کا قائل ہوگا۔ تو ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

ستم یہ ہے کہ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے صراحۃً اقرار کیا ہے کہ تمام افعالِ قبیحہ، اللہ تعالیٰ کے قدرت کے تحت داخل ہیں، لکھا ہے:

صدور قبائح اور قدرت علی القبائح میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ امر اول کو عند اہل السنۃ بہ نسبت ذات خالق الکائنات محال کہا جاتا ہے۔ تو امر دوم مسلمات میں سے ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ذات تعالیٰ شانہ، سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی۔ لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہلِ حق تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ خرابی ہے۔ تو ان کے صدور میں ہے۔ نفس مقدوریۃ میں اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی ——— (جہد المقل مطبع بلالی ساڈھورہ، ج اول، ص ۴۱، بحوالہ تحقیق الفتویٰ ص ۱۵۹)

یعنی ان کے نزدیک چوری، بدکاری، زنا، لواطت، اور دیگر تمام فواحش اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک ۱۲ شرف قادری)

جیسا کہ ماقبل میں فقیر راقم کے نقل کردہ ان کی کفریہ عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ

کتب علم کلام اور دیگر کتابوں میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ محالات تحتِ قدرت نہیں۔ بخوف طوالت راقم الحروف اسے ترک کرتا ہے۔ تفصیل کے لئے سید نا سرکار اعلیٰ حضرت کی کتاب۔ (سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح) کا مطالعہ کریں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ ہر شئی کا خالق ہے۔ اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو کسی ایک چیز کا خالق قرار نہ دے تو وہ شخص کافر ہے۔ لیکن واجب الوجود کو کسی قبیح شئی مثلاً بندر، سور، کا خالق کہنا سخت ممنوع ہے۔ بلکہ بعض علماء نے کفر کہا ہے۔ (کمافی البزازیہ)

مسلمانو! یہ بات تو اشرفعلی کے چیلوں، چپاٹوں کو بھی تسلیم ہے۔ ان کے ایک ہمنوا اور ہم خیال نے لکھا ہے:

"دیکھئے جملہ اشیاء کا پیدا کرنے والا خداوند کریم ہے۔ لیکن اسکو خالق القردہ والخنازیر، یعنی پیدا کرنے والا سور اور بندروں کا ممنوع ہوا۔ بوجہ اہانت کے"۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۰۵)

توائے دیابنہ! خداوند کریم کی طرف کذب کا انتساب کیوں کرتے ہو — کیا۔ اس میں باری تعالیٰ کی اہانت تمہیں سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ تمہاری ہی گروہ کے ایک مولوی خود اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں صاف صاف تحریر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب قبیح چیز منسوب کرنا ممنوع ہے۔ حالانکہ تم اسے جانتے ہو کہ جھوٹ کی نسبت کرنا ممنوع ہے۔ باوجود کہ قدرت علی الکذب مانتے ہو تو سنو!

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی ممنوعات شرعیہ قطعیہ کو جائز سمجھکر کرے تو کافر ہے۔
اور اس طرح کی باتوں سے علمائے دیوبند کفر کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ تو اب ہمارا کیا قصور وہ تو بذاتِ خود اپنے ہی قول سے کافر ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

گستاخانِ رسول نے ایسی ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ کوئی بھی اہلِ ایمان سنکر انگشت بدنداں ہو گا۔ اور ادنیٰ عقل رکھنے والا کہدے گا۔ کہ یہ کسی دل والے کی بولی نہیں۔ یہ کسی عاشقِ رسول کی بولی نہیں۔ بلکہ غدّارِ نبی کی بولی ہے۔
تحذیر الناس میں لکھا ہے:۔

"اگر حضور کے زمانے میں کوئی اور نبی پیدا ہو جائے تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ ہو گا"

قارئین کرام! غور کرو ان کا عقیدہ کیا ہے۔ اور کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ تو معلوم ہوا کہ انہوں نے سرکار کے قول (لانبی بعدی) کے خلاف کیا اور اسے جائز سمجھا حالانکہ سرکار کے بعد کسی نبی ہونے کو جائز قرار دینا کفر ہے۔
فقیہہ عصر نائب مفتی اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ـــــــ یوں رقم طراز ہیں۔
۱۔ خاتم النبین اور لانبی بعدی کے معنی صرف یہ نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی، آخری رسول ہیں، حضور کے بعد کسی نبی ہونے کو جائز قرار دینا کافر ہے، خواہ وہ

نبی بالعرض مانے یا ظلی بروزی بہرحال کافر ہے

۲۔ حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کوئی نبی جائز ماننا خاتمیت محمدی کے منافی ہے، اس کے معارض ہے، قرآن کی تکذیب ہے،

۳۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اگر حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو تو آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ قرآن کی تکذیب ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔ اور ایسا کہنے والا کافر ہے

۴۔ ان عبارتوں نے بتایا کہ امت کا اس پر اجماع ہے اس میں نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے نہ کسی تخصیص کی، بلکہ کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کرنے والا کافر ہے، اس لئے یہ کہنا کہ خاتم النبیین کے معنی۔ نبی بالذات کے ہیں، ضرور کفر اور کہنے والا ضرور کافر،،

(سنی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ ص ۵۹)

رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابۂ کرام و ائمہ مجتہدین نے (خاتم النبیین) کا معنی آخری نبی بتایا اور لکھا ہے۔ اس میں کسی طرح کی کوئی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں۔ اب اس میں تخصیص و تاویل کرنے والا کافر ہے، جیسا کہ اکابر دیوبند نے کی ہے

رسول اعظم دیوبندیوں کے بڑے بھائی ہیں

ایک مرتبہ سرکار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنا شروع کیا، تو صحابۂ کرام نے دیکھا کہ سرکار پے درپے روزہ رکھ رہے ہیں۔ تو صحابۂ کرام نے بھی صوم وصال شروع کر دیا۔ بایں وجہ صحابۂ کرام لاغر و کمزور ہونے لگے۔ تو رسول اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،، ایکم مثلی یطعمنی ربی ویسقینی،، (حاشیہ ۱۱)

اے صحابیو! تم میں کون میرے مثل ہے۔ مجھے میرا کھلاتا اور پلاتا ہے

(حدیث بحوالہ نور الانوار ص، ۳۰)

صحابۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم جب سرکار دو عالم کے ہم مثل و برابر نہیں ہوسکتے تو آج کے یہ کٹھ ملا کیسے برابر ہوسکتے ہیں۔ اے کٹھ ملاؤں یہ دعویٰ کر رہے ہو کہ ہم بھی چلتے ہیں، اور وہ بھی چلتے تھے۔ ہم بھی کھاتے ہیں وہ بھی کھاتے تھے۔ فقیر راقم کہتا ہے۔ اے نادانو! ایسی اہانت سے باز آجاؤ۔ رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے سے توبہ کرو۔ ورنہ شفاعت مصطفےٰ اور باغِ فردوس سے محروم ہو جاؤ گے تمہاری عقل میں نہیں آتا۔ کہ ان کا کھانا ہمارے لئے حلل ہونے کا باعث ہوا۔ ان کو اپنے طرح چلتے ہوئے دیکھتے ہو۔ تو معراج کی شب عرش اعظم پر چلتے ہوتے بھی دیکھو، رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر گوشے پر نظر رکھو۔ تو پھر کیونکر بڑے بھائی ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ ارے یارِ غار حضرت صدیق اکبر تو برابر نہیں ہوسکتے۔ تو تم کہاں سے برابر ہوسکتے ہو۔ اور بڑے بھائی ہونے کا دعویٰ کرنے چلے۔ اور نماز روزہ کے روپ میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو لوٹ رہے ہو

حیف ہے ان کے ایمان فروش ملاؤں پر جو علمِ غیب مصطفےٰ کے منکر ہیں

جبکہ علمِ غیب مصطفےٰ پر بیّن دلیل اور بے شمار احادیث طیبہ شاہد ہیں۔

علم غیب مصطفےٰ پر براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ موجود ہیں، ارے عصبیت کی عینک کو اتار کر ان حدیثوں پر نظر ڈالو۔ تمہیں صاف صاف نظر آنے لگے گا۔ اگرچہ سطحِ نظر سے کیوں نہ دیکھو۔ حضرت عمر ابن الخطاب الانصاری سے روایت ہے۔

فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیمة۔ ہمکو تمام ان واقعات کی خبر دیدی جو قیامت تک ہونے والے ہیں

(مشکوٰۃ، باب المعجزات، ص ۵۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے:

"مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین یعذبان فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لایستتر من البول واما الاٰخر فکان یمشی بالنمیمة ثم اخذ جریدة رطبة فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة وقال لعله ان یخفف عنهما مالم ییبسا۔ (مشکوٰۃ شریف باب آداب الخلاء ص ۴۲)

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے جن میں عذاب ہورہا تھا۔ تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔ ان میں سے تو ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر ایک ترشاخ لیکر اسکو آدھا آدھا کرکے ہر قبر میں ایک ایک گاڑ دیا۔ اور فرمایا کہ جبتک یہ تر رہیں گے۔ ان دونوں شخصوں کے عذاب میں تخفیف کردی جائیگی۔

بخاری شریف دوسری جگہ میں ہے:—

حضور علیہ السلام منبر پر کھڑے ہوئے۔ پس قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو شخص جو بات پوچھنا چاہے پوچھ لے قسم خدا کی جبتک ہم اس جگہ یعنی منبر پر ہیں۔ تم کوئی بات نہ پوچھوگے۔ مگر ہم تم کو اس کی خبر دیں گے۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں۔ عبداللہ ابن حذافہ کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ۔ پھر بار بار فرماتے رہے کہ پوچھو پوچھو—

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ (مشکوۃ شریف ص ۵۶۳، بخاری جلد ثانی ص ۵۲۵)

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ ہم کل یہ جھنڈا اسکو دیں گے جس کے ہاتھوں اللہ خیبر فتح فرماد لیگا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا ھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنے دست مبارک کو ادھر ادھر زمین پر رکھتے تھے راوی نے فرمایا کہ کوئی بھی مقتولین میں سے سرکار کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہٹا

(مسلم جلد ثانی ص ۱۰۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

جنگ خیبر فتح ہونے کے بعد ایک یہودیہ عورت نے گوشت کے ٹکڑے میں زہر ملا دیا۔ اور نبی کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جب وہ تمام حضرات کھانے لگے تو رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ارفعوا ایدیکم کہ اپنے ہاتھ اٹھا لو۔ یعنی اس گوشت کو نہ کھاؤ اور پھر حضور تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ عورت کو بلایا اور فرمایا

"سممت ھذہ الشاۃ فقالت من اخبرک فقال اخبرتنی ھذہ فی یدی للذراع"

کہ کیا تو نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے۔ تو اس عورت نے کہا کہ تجھے کس نے بتایا ہے تو سرکار نے فرمایا کہ مجھے اس گوشت کے ٹکڑے نے بتایا۔ پھر سرکار نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے کہا "ان کان نبیا فلن تضرہ" کہ اگر تو سچا نبی ہے تو تجھے

یہ زہر کوئی دکھ نہ دیگا۔ تو سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے زہر آلود گوشت کا ٹکڑا اسلئے کھایا کہ مخالفین کو یقین کامل ہو جائے کہ میں اللہ تعالےٰ کا سچا نبی بنکر آیا ہوں ۔ (مشکوٰۃ شریف ص، ۵۱۴ تا ۵۱۶)

میں عرض کئے دیتا ہوں کہ آپ پر یہ دنیاوی اور اُخروی چیزوں کیا مخفی رہ سکتی ہیں جبکہ آپ سے خالق کل نہاں اور مخفی نہ رہا ۔ اسی وجہ سے امام عشق مصطفےٰ سیدنا اعلیٰ حضرت گویا ں ہیں ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا ۔:۔ جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

محبوب خدا کے کلمہ پڑھنے والو! اپنے ضمیر سے فیصلہ لو۔ اگر سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا تو ہمیں یہ کیسے بتا دیا کہ فلاں یہاں مرے گا فلاں یہاں مرے گا۔ اور اپنے دست مبارک سے نشان بھی بتا دیا۔ اور ٹھیک اسی نشان پر جا مرا۔ ذرا سی بھی آگے پیچھے نہ ہوا۔ اور ہمیں یہ خبر جنگ بدر سے ایک روز پہلے دے رہے ہیں۔ اور خیبر کے دن یہ بھی بتا رہے ہیں کہ کل یہ جھنڈا ہم اسے دینگے۔ جس کے ہاتھوں پر خدا فتح فرمائیگا یہ کیا معلوم کہ خیبر کس کے ہاتھ فتح ہوگا۔ اور سرکار فرما رہے ہیں ہم جھنڈا اسی کو دیں گے۔ تو پتہ چلا کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔ جب ہی تو فرما رہے ہیں کہ اسی کو جھنڈا دینگے۔ اور رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے سے گذر ہوا تو فرمایا کہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا دوسری چغلی کرتا تھا۔ تو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے تر شاخ کے دو ٹکڑے کو ایک ایک کر کے دونوں قبروں پر ڈالدیا۔ اور فرمایا جب تک خشک نہ ہوگی۔ یہ عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔ باوجودیکہ آج علم غیب سے انکار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ یہ حدیث صراحۃً علم غیب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دلالت کر رہی ہے۔ مثلاً عذاب قبر، اور اس کے اسباب وعلل اور نباتات کا تسبیح پڑھنا، اور اس کے سبب عذاب قبر میں تخفیف ہونا یہ تمام باتیں تو علم غیب ہی سے تو متعلق ہیں اور علم غیب کے ثبوت کے سلسلے میں مختلف احادیث کریمہ گذریں۔ اب غیب کی تعریف

درس نظامیہ کی مستند و اہم ترین تفسیر کی کتاب بیضاوی شریف سے یہاں پر نقل کرتا ہوں۔:

والمراد به الخفی اللذی لایدرکه الحس ولا یقضیه البداهة العقل

غیب سے مراد وہ پوشیدہ چیز جسکا ادراک حواس سے اور بداہت عقل سے نہ کیا جا سکے۔ (ص۱۱، مطبوعہ ...)

یہ تعریفِ مذکورہ بالکل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر صادق آتی ہے۔ اس تعریف میں یا کسی مستند کتاب میں یہ کہاں ہے کہ غیب وہ نہیں جسکو رب ذوالمنن بتادے۔ بلکہ تمام مفسرین و محدثین اور علمائے اہلسنت کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ نبی کو جو کچھ بھی غیب کے متعلق باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے اور اسی کو ہم غیب کہتے ہیں۔

اس بات کا اعتراف خود کرتے ہوئے مولوی عبدالحفیظ بلیاوی، استاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ اپنی کتاب مصباح اللغات میں فراخدلی کے ساتھ (نبی) کے معنی لکھتے ہیں۔ (النّبی) اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا، آئندہ کی پیشن گوئی کرنے، خدا کی طرف سے پیغامبر۔

(مصباح اللغات ص۔ ۸۴۷۔ مطبوعہ برہان دہلی)

اے نام نہاد مسلمانو! ان واقعات سے کیا علم غیب کا ثبوت نہیں ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے۔ اس کے لئے عقل کیا بتایا جائے بارگاہ رسالتماب میں گستاخی کرنے کی تو عادت پڑ چکی ہے۔ ان کے اکابر نے گستاخانہ الفاظ اپنی کتابوں میں رسالوں میں لکھ کر شائع کیا تھا۔ تو آج یہ کیسے سرکار کی اہانت سے توبہ کریں۔ جو اسکانِ کذب باری کے قائل ہوں۔ وہ رسولِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلّم کی توہین سے کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ انہیں شریعت مصطفیٰ سے کیا لگاؤ۔ کہ وہ توہین مصطفےٰ سے باز رہیں گے۔ وہ تو اپنے گمراہ کن اکابر کی اتباع کر رہے ہیں۔ اور جبر ... کہ جن عبارت کو علمائے اہلسنت توہین آمیز و گستاخانہ قرار دیتے ہیں علمائے دیوبند کو بھی ان عبارتوں کے

گستاخانہ ہونے کا اعتراف ہے۔ اور شانِ مصطفےٰ میں گستاخی تو کیا شبہ گستاخی بھی ایمان سے نکال دیتی ہے کیا (لاتقولوا راعنا) یاد نہیں ہے۔

"پس ان بزرگوں اور انبیائے عظام علیہم السلام میں فرق صرف اتنا ہیکہ انبیاء امتوں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں اور یہ بزرگ منطان حکم کو قائم کرتے ہیں اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے۔ جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائی سے "، (صراط مستقیم ص۳)

حضرات! ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ رسولِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو عام انسان پر اتنی فضیلت ہے جتنی کہ چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اسلام کے پاسبانو! رسولِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی و ہمسری کا دعویٰ کرنا وہابیہ دیابنہ کا مشغلہ ہے

ہمسری کا وہ سلسلہ تواتر قائم کر رکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت میں شریکِ صفت ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ہر ایک صفت کا منکر ہوتے ہیں اور خود شامل صفت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:-

لفظ رحمت العالمین صفت خاصہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علمائے ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم سب میں اعلےٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو تاویل بول دیوے تو جائز ہے

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲

مذکورہ بالا عبارت میں بالکل ہی صاف اور صراحت کے ساتھ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی مخصوص و تعین

صفت کو آپ کے ساتھ خاص ہونے کا انکار کیا ہے

رحمۃ للعالمین رسول کائنات کیساتھ خاص نہیں —

مسلمانو! رشید احمد گنگوہی کو خود رحمۃ للعالمین بننا تھا - اسی وجہ سے کہدیا کہ علمائے ربانیین بھی صفت

رحمۃ العالمین میں شامل ہیں اور علمائے ربانیین کو رحمۃ العالمین کہنا جائز ہے -

تو اب اپنے ضمیر سے فیصلہ کرو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے لئے ایک صفت رحمۃ العالمین کا اضافہ کیا - اور

اپنے کو رحمۃ العالمین کہلانا چاہا - جبکہ لفظ رحمۃ للعالمین رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے - اس میں دیگر

انبیاء و اولیاء داخل صفت نہیں ہیں - تو پھر یہ کہنا کہ علمائے ربانیین کو بھی رحمۃ العالمین کہنا جائز ہے - یہ

رسول انام صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کھلی توہین ہے - اور ملاحظہ کیجئے! مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنے پیر دانا

مولوی رشید احمد گنگوہی کو مربیٔ خلائق اور بانیٔ اسلام کا ثانی کہا ہے - مثلاً

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی — مرثیہ رشید احمد ص — ۱۰

خون کے آنسو ص ۱ بحوالۂ دیوبند کا نیا دین ص ۱۳

مولوی محمود الحسن نے اس شعر میں اپنی ضرورتوں کا بر لانے والا مولوی رشید احمد کو ٹھہرایا - خواہ ضرورت قلیل ہو یا

کثیر دنیوی ہو یا اخروی سب کا قبلۂ حاجات رشید احمد گنگوہی کو بتایا -

وہابیو! جبکہ تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی غیر سے مدد مانگنا شرک ہے - اب عدل و

انصاف سے کام لو عصبیت کی عینک کو اتار کر رکھو - اور بتاؤ کہ اگر مولوی رشید احمد کو غیر اللہ مانتے ہو تو گنگوہی صاحب

کو مولوی محمود الحسن نے اپنی تمام حاجتوں اور ضرورتوں کا حاجت روا مان کر شرک و کفر کے بادل میں گھر کر اپنے

کو مشرک بنایا - یا - نہیں؟ اور تمام دیابنہ وہابیہ محمود الحسن کو اپنا رہنما مان کر مشرک ہو گئے -

اے وہابیو! اگر اپنے آپ کو اور مولوی محمود الحسن کو شرک سے پاک کرنا چاہتے ہو تو مولوی رشید احمد گنگوہی کو تمہیں خدا ماننا پڑے گا۔ بولو! اب کیا کرو گے ایک طرف کہتے ہو غیر اللہ سے حاجتیں طلب کرنا شرک و بدعت ہے۔ دوسری طرف خود رشید احمد سے حاجتیں طلب کرتے ہو۔ اب مولوی محمود الحسن رشید احمد کو حاجت روا مان کر کافر و مشرک ٹھہرے اور ساتھ ساتھ تم ان کی پیروی کرنے کی وجہ سے مشرک ہوئے

اور سنو! علامہ عبدالکریم کورانی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیضاوی میں رقم طراز ہیں ــــ:

فان الانبیاء والاولیاء قد استعانوا — اسلئے کہ انبیاء اور اولیاء نے سبب کی دنیا میں

بامثالہ فی عالم الاسباب لانہ فی الحقیقۃ — اپنے جیسوں سے مدد طلب کی ہے اسلئے کہ وہ حقیقت

استعانۃ من اللہ لا من غیر اللہ — میں اللہ سے مدد طلب کرنا ہے غیر اللہ سے نہیں۔

(تفسیر بیضاوی ص ـــ حاشیہ ۱۳)

جبکہ وہابیہ دیابنہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالے کے سوا کسی غیر سے حاجتیں طلب کرنا شرک ہے۔ اور علامہ عبدالکریم کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اولیاء، انبیاء سے مدد طلب کرنا کسی غیر سے مدد طلب کرنا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت میں یہ خدا ہی سے مدد طلب کرنا ہے۔ دوسری جگہ خود خدا وند قدوس غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کا بندوں کو حکم دے رہا ہے ـــــــ:

یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ (القرآن) اے ایمان والو مدد طلب کرو صبر و نماز سے

ظاہر ہے کہ صبر خدا ہے اور نہ صلوۃ خدا ہے۔ اب دیو بندیوں، وہابیوں کے عقیدے کے مطابق قرآن پاک بھی شرک سے خالی نہ رہا۔ خود خالق کائنات بھی شرک کی تعلیم دے رہا ہے ـــــ ان انگریز نواز ملاؤں کی نئی نئی شریعت اور ان کے مسائل جدیدہ، تجربہ، ضلالہ سننے کے بعد یہ اشعار یاد آجاتے ہیں۔

دیوبندیوں کی حقیقت کیا کہوں
کوّا خوروں کی شریعت کیا کہوں

یہ رسول اللہ کو دیں گالیاں
اور خود کہلائیں پھر میٹھو میاں

پیشوائی اور بایں علم و عمل
ان کے ہتھکنڈوں سے ائے مسلم سنبھل (ماہنامہ پاسبان)

ولا یقبل منہا شفاعۃ ولا یؤخذ منہا عدل ولا ہم ینصرون۔ (القرآن)
اور نہ (کافر کیلئے) کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لیکر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ سے معتزلہ نے استدلال کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ کے لئے شفاعت نہیں۔ انہی گمراہ فرقے کے پیروکار مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی شفاعت سے انکار کیا ہے۔ جیسا کہ تقویۃ الایمان سے ظاہر ہے۔ اس کا رد کرتے ہوئے امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:۔

بانہا مخصوصۃ بالکفار الآیات والاحادیث الواردۃ فی الشفاعۃ
یہ آیت (مذکورہ) مخصوص ہے کفار کے ساتھ، شفاعت کے سلسلے میں آیات واحادیث وارد ہے۔
بیضاوی ص ۶۳، رشیدیہ دہلی

اب ہم شفاعت کے اثبات کے سلسلے میں امام الائمہ سراج الاتقیاء امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف فقہ اکبر کی عبارت یہاں نقل کرتے ہیں:۔

شفاعۃ الانبیاء علیہم السلام وشفاعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم للمومنین المذنبین ولاہل الکبائر منہم المستوجبین للعقاب حق (فقہ اکبر)
یعنی تمام انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تمام گنہ گار مومنوں کے لئے اور ان میں سے ان اہل کبائر کے لئے جو مستحق عقاب ہیں، ثابت ہے۔

بحر العلوم ملا عبد العلی فرنگی محلی قدس سرہ العزیز عبارت مذکورہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں :-

"در مغفرت و در شفاعت احادیث بسیار ناطق است و اجماع صحابہ و تابعین است بر آن و حدیث متواتر المعنی یکے از آنہا شفاعتی لاہل الکبائر من امتی شفاعۃ من اہل کبائر را از امت من رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحبان وحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس والخطیب عن ابن عمر و من کعب و نیز باید دانست کہ اول شفیع است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و ازواجہ و اصحابہ وسلم چہ در حدیث صحیح وارد شدہ است انا اول من یفتح باب الشفاعۃ (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۶)

یعنی مغفرت و شفاعت کے سلسلے میں بہت سی احادیث وارد ہیں اور صحابہ و تابعین کا اس پر اجماع ہے شفاعت والی حدیثوں میں سے ایک متواتر المعنی حدیث یہ ہے کہ میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ کے مرتکب کے لئے ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابوداؤد و ترمذی اور ابن حبان حاکم نے جابر سے طبرانی نے ابن عباس سے خطیب نے ابن عمر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے حدیث صحیح میں ہے۔ میں سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھولونگا

فقہ اکبر کی متن و شرح کی عبارتوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مذہب امام اعظم اور صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اجماع سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شفاعت تمام انبیاء کرام اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے۔

قارئین کرام! فیصلہ خود کریں کہ مذہب امام اعظم اور صحابہ و تابعین کے اجماع اور احادیث متواترہ صحیحہ کا منکر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کیا امام اعظم ابو حنیفہ کے عقیدے کے برخلاف عقیدہ رکھنے والا حنفی ہو سکتا ہے؟ معلوم یہ ہوا کہ آجکل انگریز نواز جماعت دیوبندی جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں یہ صرف روزی روٹی کیلئے سیدھی سادے بھولے بھالے دینی عقائد و مسائل سے غافل انسان کو اپنے دام تزویر اور گمراہی و ضلالت کے پھندے میں پھانسنے کے لئے ایسا کرتے ہیں ——— نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شفاعت تو ثابت نہیں مگر مولوی محمود الحسن دیوبندی

اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی و تھانوی صاحبان کے متعلق اپنے مدحیہ قصیدہ ص۵ پر لکھتے ہیں :-

"دو دائے ناکامی اگر نہ ہوں عیاذ باللہ ✣ روز محشر میں میرے حال کے پرساں دونوں"

یہی مولوی موصوف جو دیوبندیوں کے شیخ الہند ہیں اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں۔ ص۱۶

{ شہید خنجر تسلیم کو ہر دم ہے جان تازہ ✣ تفقد میں غلاموں کی تمہیں اب بھی ہے آسانی }

دوسری جگہ لکھتے ہیں ۔ ص۷ " قبر سے اٹھ کر پکار دوں جو رشید و قاسم

بوسہ دیں لب کو میرے مالک و رضواں دونوں

پھر علمائے دیوبند رب کائنات کے سوا اپنے رہبر و رہنما مولوی رشید احمد گنگوہی کو پیشوا اور مربّی سمجھتے ہیں ؎ خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے

میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی مرثیہ رشید احمد ص۱۲

اور دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تو صرف مردوں کو زندہ کرتے اور زندوں کو مرنے نہ دیتے تھے۔ مگر مولینا رشید احمد مردوں کو زندہ کرتے اور زندوں کو مرنے نہ دیتے ؎ مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم ۔ (مرثیہ رشیدیہ ص۱۳)

تو یہ سیر انبیاء یا اولیاء سے مدد طلب کرنا حقیقت میں خدا سے مدد چاہنا ہے۔ یہ تو صرف خدا تک پہونچنے کے لئے ایک وسیلہ اور ذریعہ ہیں کیونکہ وہ خدا کے محبوب اور مقرب بندے ہوتے ہیں۔ جنکی دعائیں بارگاہ خداوند قدوس میں جلد قبول ہوتی ہیں۔ اور ہمیں بخشش کا پروانہ نصیب ہوتا ہے

لہذا یہ مدد طلب کرنا عالم اسباب میں بظاہر انبیاء و اولیاء سے ہے لیکن حقیقۃ

میں خدا کی جانب منسوب ہے۔ تو ثابت ہوا کہ انبیاء اولیا سے حاجتیں طلب کرنا کوئی شرک نہیں ہے —— مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

{ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس ص، دار الکتاب دیوبند) }

قارئین کرام! اس عبارت میں مولوی قاسم نانوتوی نے امام الانبیاء کی خصوصیت اور امتیاز کو علوم ہی پر منحصر کر دیا ہے تو اس میں انبیاء امت سے ممتاز نہیں ہوتے کیونکہ بسا اوقات امتی اعمال میں مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں —— حالانکہ ہم ہزار سجدہ کریں۔ پھر بھی رسولِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سجدے کے برابر نہیں۔ تو پھر یہ کہنا کہ انبیاء علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ رہا عمل تو اس میں بسا اوقات امتی برابر ہو جاتے ہیں۔ کس قدر بے جا اور غلط بات ہوگی، بلکہ محض یہ عناد اور تعصب پر مبنی ہوگا —— امام الوہابیہ والدیابنہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا —— :

(ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی یا غیر نبی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے) - تقویۃ الایمان ص۱ مطبوعہ ندوہ

مذکورہ عبارت میں مولوی اسماعیل نے کس طرح سے نبی کی شانِ اقدس میں دریدہ دہنی وگستاخانہ الفاظ استعمال کیا جو کسی بھی ظاہر بیں پر مخفی نہیں۔

مسلمانو! دشمنِ رسول، رسول ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ جب تک لکھ نہ دے یا بول نہ دے، انہیں آرام کی نیند چین کی سانس میسر نہیں ہوتی ——

لھذا وہ متعدد نہجوں سے سرکار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گندے گندے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ علماء دیوبند کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے جیسا کہ تقویۃ الایمان کی عبارتوں سے ظاہر ہے۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے

(شیطان اور ملک الموت کی وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کون سی نص قطعی ہے)

مذکورہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے مطلقاً وسعت علم کا انکار کر رہا ہے، مولوی موصوف کی عبارتوں میں تضاد ہے ایک جگہ نبی کے علم کیلئے نص سے انکار ہے اور دوسری جگہ ملک الموت اور شیطان لعین کیلئے ثابت نص سے مانتے ہیں اور مولوی موصوف دوسری کتاب میں لکھتے ہیں

(ہم اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر و مرتد مانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ الختم علی لسان الخصم صـ۲، قطع الوتین صـ۱۰)

دوسری جگہ لکھتے ہیں.

(کہ ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو فلا شخص اس کا قائل ہو کہ فلا کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہیں۔ المنہد صـ۲۷)

وہابیو! تمہارا مذہب تو نہیں ہے نا کہ شیطان لعین کا علم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ وسیع و بالاتر ہے ——— تو کیا مولوی خلیل احمد اور ان کے متبعین بقول مولوی موصوف کے کافر نہیں ہوئے؟

باوجودیکہ ہم تمہیں کافر کہتے ہیں تو اسمیں کیا مضائقہ ہے۔ کیونکہ تمہارے پیشوا تو شیطان کا علم زیادہ مان کر خود کافر ہو گئے۔ اور کسی کافر کی اقتدا میں اہل ایمان کی نماز نہیں ہوتی ہے ــــــ لھذا اے ایمان والو انکے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرو، ان کی نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے۔ چہ جائیکہ انکے پیچھے پڑھنے والوں کی نماز ــــــ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا	یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھاؤ نہ ان کے پیو بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازے

تصلوا معھم ایضا ــــ پر نہ جاؤ ان کی جنازے کی نماز نہ پڑھو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو ــــــ دوسری جگہ فرماتے ہیں

فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ گمراہ نہ کر دے اور وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دے

فتاوی رضویہ جلد ششم۔

رسول اعظم کے کلمہ پڑھنے والو! بلا شبہ ان دیابنہ وہابیہ کی اقتدا میں ہم اہلسنت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے ــــ ان احادیث طیبہ سے روز روشن کیطرح یہ بات عیاں ہو گئی کہ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا اور ان کی عیادت کرنا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، اور ان کے ساتھ نماز پنجگانہ پڑھنا سب کے سب منع ہے ــــ مگر ان کے مجلسوں میں اسلئے جانا کہ راہ راست کی تعلیم دینا ہو تو اہل علم کو علماء کرام اجازت دیتے ہیں مگر نماز کی نہیں۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ رسول خدا مر کر مٹی میں مل گئے ہیں تقویۃ الایمان
صہ۲۲ لاہور) قارئین کرام جبکہ خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم
اطہر کو مٹی کبھی بھی نہیں کھا سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ
افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ
ادم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ و صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں
فیہ الصعقۃ فاکثروا علی من میں افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت
الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ آدم پیدا ہوئے اسی میں ان کی روح
علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض قبض کی گئی اسی دن میں صور پھونکا جا
صلوتنا علیک وقد ارمت قال ئیگا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی
یقولون بلیت قال ان اللہ حرم تو اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود
علی الارض اجسام الانبیاء رواہ پڑھو، کہ بیشک تمہارا درود وسلام میرے اوپر
ابوداؤد والنسائی ابن ماجہ پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ پر کیسے
والدارمی والبیہقی —— درود پیش کیا جاتا ہے حالانکہ آپکی ہڈیاں بوسیدہ ہو
(مشکوۃ صہ۱۲۰ مطبوعہ فاروقیہ دہلی) چکی ہونگی، یا راوی نے کہا کہ صحابہ نے کہا آپ
تو بوسیدہ ہو چکے ہونگے،
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام
سلم اتیت لیلۃ اسری بی طاہرہ کو زمین پر حرام کر دیا ہے، ابوداؤد ونسائی

علے موسیٰ قائما یصلی فی قبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
عند الکثیب الاحمر قبرمیں رات میں لایا گیا موسیٰ کے پاس کہ اپنے
رواہ صحیح مسلم صہ قبرمیں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے
سرخ ٹیلے کے پاس، رواہ صحیح مسلم

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ انبیاء کرام
الانبیاء احیاء فی قبورھم اپنے قبروں میں زندہ ہیں۔
رواہ البیھقی وقال المناوی ، رواہ بیہقی
ھوا حدیث صحیح فیض القدیر
شرح جامع الصغیر صد ۱۸۴ ج ۳۔
ماخوذ از عقائد والمسائل صد ۲۵

حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور ولادت میں روضۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کیلئے بنیاد کھودی جاری تھی ناگہا ایک پیر ظاہر ہوا لوگ گھبرا لے کہ یہ پیر مبارک کس کا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تو نہیں؟
جب حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو برجستہ فرمایا لا واللہ ماھی قدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم ماھی الا قدم عمر بخاری شریف ج ۱ صد ۱۸۶) ترجمہ قسم خدا کی یہ قدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔
آپکی شہادت تیس ۲۳ ہجری میں ہوئی اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے ستاسی ۸۷ ہجری میں روضۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کیلئے بنیاد کھود وائی گویا کہ ۶۴ برس گذر جانے کے بعد بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارک کے ہر ہر حصے سڑنے گلنے اور مٹی میں ملنے سے محفوظ رہے تو جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلوں مبارک میں لیٹے ہوئے غلام ہم سب غلاموں کے اماموں کے امام امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عالم ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کیسے سڑ گل کر مٹی میں مل سکتا ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے قارئین خود فیصلہ کریں گے کہ انبیاء کرام کی موت کل نفس ذائقۃ الموت کے تحت آنی اور فانی ہے۔ پھر مثل

سابق زندگی جاودانی ہوتی ہے۔ طوفان نوح لانے سے اے چشم کیا فائدہ۔ دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کرے ——— پھر شہداء کرام کے متعلق صراحۃً دو جگہوں میں انکی حیات جاودانی پر روشنی ڈالی گئی ہے ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولٰکن لاتشعرون اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (کنز الایمان) جس ذات بابرکات خلاصۂ کائنات کیلئے زمین و آسمان کا شامیانہ لگائے گئے جسکی بعثت تخلیق کائنات بنی اور لولاک لما اظہرت الربوبیۃ کے مصداق ٹھہرے جو سیدالشہداء والانبیاء والمرسلین ہیں وہ کیسے مر کر مٹی میں مل سکتے ہیں اسلئے تو سرکار اعلیحضرت امام عشق و محبت ارشاد فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانیوالے

وہابیو! تمہارا عقیدہ و مذہب ہیکہ نبی ہم جیسا بشر ہیں، استدلال یہ ہیکہ قرآن فرمارہا ہے۔ اے محبوب آپ فرمادیجئے کہ میں تم جیسا ہی بشر ہوں۔ لھذا سرکار ہم جیسے بشر ہوئے لیکن ان دیابنہ وہابیہ کو آگے کی آیت مقدسہ نظر نہیں آتی ہے (یوحی الی) مجھ پر وحی آتی ہے۔ غور کرنیکا مقام یہ ہیکہ جب انکے پاس وحی آتی ہے تو تم ان کے برابر کیسے ہو سکتے ہو۔ نیز ہر نبی بشر یقیناً ہوتا ہے اسی کے باعث نبی کو اپنے جیسے ایک بشر سمجھ لینا نہ صرف گستاخی و بے ادبی بلکہ کفر ہے۔

وہابیوں۔ نبی ہمارے مثل کیسے ہو سکتے ہیں نبی کونین کے پاکیزہ تھوک میں شفاء و رحمت ہے جن کی انگلیوں سے پانی کے چشمے ابل آئیں جنکے اشارہ سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آئے، جنکا دست اقدس سے سیاہ چہروں کو جمال

یوسفی بخشتا ہو حق کی دید تمام عبادت گذاروں سے افضل و اعلیٰ بنادے اسی نبی دو جہاں کو اپنی مثل سمجھ لینا بے دینی و گمراہی اور کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر ہماری طرح بشر ہوتے تو رب کائنات اپنی اطاعت کے ساتھ نبی کونین کی اطاعت واجب نہ کرتا۔ مالک کون و مکاں کو اپنی طرح کہنے والو بتاؤ کیا اس روئے زمین پر کوئی ایسا بھی شخص یا بشر ہے جسکی پیروی لوگوں پر فرض کی گئی ہو۔ کیا نبی کونین کے علاوہ کوئی ہیکہ وہ جن اشیا کو چاہے حلال بنالے اور جسکو چاہے حرام ثابت کرے۔ جس کے عدل و انصاف کے منکر کو کافر قرار دیا جائے۔ جب عالم وجود میں کوئی بھی ایسا بشر موجود نہیں تو پھر کیوں آج بشر مثلکم کی رٹ لگائی جا رہی ہے ـــــــ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے صاحب اختیار اور بے مثل بشر ہیں کہ انکے فیصلے کا جو شخص بھی انکار کر دے بلکہ اپنے دل میں ذرا سی خفت بھی محسوس کرنے سے کافر ہو جاتا ہے جو مثل نبی ہونے کا دعوی کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ـــــــ سرور کونین کو اپنی طرح ماننے والا انسان کفر و ضلالت کے عمیق غار میں پھنس کر دین و دنیا دونوں تباہ کر لیتا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت کے مثل نہیں بن سکتا۔ بخاری شریف جلد اول ص۲۱ ـــــــ اب بتاؤ جبکہ شیطان ملعون طرح طرح کی شکلوں میں تبدیل ہو کر انسان کو دھوکہ میں ڈالدیتا ہے یہ ملعون نبی دو جہاں کی شکل مبارک کی مثل نہیں بن سکتا ہے تو بتاؤ اس سے بڑھکر اور کیا ضلالت ہو سکتی ہے کہ ایک انسان جو اپنے کو مومن کہے اور یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کون و مکاں کے مثل ہوں ـــــــ ایمان والو! ایسے بد دین گمراہ کن جماعت سے اجتناب کرو ان سے ہمیشہ دور رہو کیونکہ یہ اپنے آپکو نبی کے مثل بتا رہے ہیں یہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

شان رسالتماب میں کھلی توہین ہے ـــــــ پھر اسماعیل دہلوی لکھتا ہے
رسول اللہ کا خیال نماز میں لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے
سے بدرجہاں بدتر ہے (صراط مستقیم صـ۹۷ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)۔
سلمانو! انصاف کرو جبکہ مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ صاف اور کھلے لفظوں میں
لکھدیا کہ نماز میں رسول اعظم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے
سے بدرجہاں بدتر ہے تو اب بتاؤ کہ نماز میں اول تا آخر سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر التحیات و درود میں نبی کا ذکر۔ اور جب التحیات میں سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر مصلیٰ سلام اور رسالتماب کی رسالت کی
شہادت دیگا یقیناً جانئے کہ اسکے قلب و ذہن میں نبی دوجہاں کا خیال ضرور
آئیگا اب التحیات پڑھتے وقت سرور کائنات کا خیال آنا شرط قرار پایا چاہے
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تحقیر کے ساتھ آئے یا تعظیم کیساتھ آئے
لیکن ہر حال میں نبی کا خیال آئیگا اگر بطور تعظیم نبی کا خیال آئے تو مولوی رشید
احمد کے زبانی شرک میں مبتلا ہوا اگر حقیر سمجھ کر نبی کا خیال آیا تو بداہۃً کفر ہے
وہابیو! اب عصبیت کی عینک اتار کر خور غور فکر کرنیکی کوشش کرو۔
اگر مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اتنی سی عبارت کے باعث مصلی التحیات پڑھے گا
تو نماز نہیں ہو گی اور اگر مصلیٰ التحیات چھوڑ دے تو نماز تام نہیں ہو گی
لہذا۔ مولوی موصوف کے عقیدے پر نماز بہرحال کسی صورت میں نہیں ہوگی
تو کیونکر ان کی اقتدا میں ہماری نماز ہوگی۔ مولوی موصوف کی گندی و پلید
عبارت میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین ہے۔ اسی توہین
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا ہے کہ وہ چاہے نماز میں التحیات پڑھیں یا ترک
کردے بہرحال انکی نماز نہیں ہوگی ـــــــ اسلئے اے مسلمانوں ان کی
اقتدا میں ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھنا۔ کیونکہ یہ رسول کائنات سے بغض و حسد
رکھتے ہیں یہ اعداء رسول ہیں ان سے بچنا بہت ضروری ہے

ورنہ ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ خصوصًا میں ان کے متبعین سے کہتا ہوں کہ اپنے قلب وذہن کو ہر کینے سے پاک وصاف کر کے رسول کائنات کی الفت میں غوطہ زن ہو کے میری اس حقیر کاوش کا مطالعہ کرو یقینًا حق وباطل کے مابین تمہیں امتیاز حاصل ہو جائیگا اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہو گے وہابیو! تمہارا مذہب یہ ہے نا کہ ـــ

(انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانے تک تھی جبتک وہ دنیا میں زندہ تھے بعدازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں ـــ)

ثاقب صـ۷۵ ـ خدا کی پناہ ایسی پلید عبارت کو پڑھنے کے بعد واقعی دل میں ہیجان پیدا ہوتا ہے کہ وہ رسول جو بعد وفات بھی اپنے لحد مبارک میں زندہ ہیں تو پھر دیگر مومنین کے برابر ہونے کا کیا معنی ـ

محاکمہ ـــ اب ہم اخیر میں اس گروہ کے مشہور عالم مولانا عامر عثمانی دیوبندی، ایڈیٹر ماہنامہ تجلی کے قول نقل کر رہے ہیں جس سے حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے اور شبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے ـــ

(ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان اور فتاوی رشیدیہ، اور فتاوی امدادیہ، اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھکر آگ دے دی جائے اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ انکے مندرجات قرآن وسنت کے خلاف ہیں

ماہنامہ تجلی ۱۹۷۲ء کے تجلی کا ڈاک نمبر صـ۹۵، بحوالہ مناظرہ کی روداد صـ۸۰)

اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر ذرا سوچو تو صحیح یہ تمہارا ہی آئینہ ہے آج تم اپنے ہی آئینے میں اپنی صورت دیکھو اور حقیقت کا اندازہ لگاؤ کہ تمہاری کیا حقیقت ہے ـــ

(مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بار

خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم دولہن کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن وشوہر میں ایک دوسرے کو فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے (تذکرۃ الرشید حصّہ دوم صفحہ ۲۸۹
(اَرواح ثلٰثہ صفحہ ۲۸۹)

تف ہے ایسی بیجا کتابوں پر لعنت ہے ایسی گندہ ذہن رکھنے والوں کی ذہنیت پر، شاید کہ دیوبندی دھرم میں یہ فعل حرام جائز ہے۔

اسلام کے پاسبانو! دورِ حاضر میں ایمان کو بچائے رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ ایمان کی دولت سے مایوس ہونا پڑیگا ——— میں رب ذوالمنن سے دعاگو ہوں کہ اپنے محبوب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل حق کی قبولیت اور باطل کی سرکوبیت کی توفیق جمیل عطا فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

جنکی تحریر سے توہین رسالت ہوئے
ایسے غدار کو لفظوں میں کمینہ لکھدو

مؤلف کی تالیفات

1. اذان خطبہ واذان قبر کا شرعی حکم
2. شب برات اور شب قدر کے اذکار قرآن وحدیث کی روشنی میں
3. مخدوم الانوار
4. تحفۂ رمضان المبارک
5. وہابیت پر دھماکہ

اہلسنت کا ترجمان

مسلکِ اعلحضرت کا نقیب

دار العلوم رضویہ فریدیہ

مجدد اعظم سیدنا اعلحضرت قدس سرہ العزیز و قطب ربانی حضور علامہ حافظ شاہ فرید الدین علیہ الرحمہ والرضوان ، وجلالۃ العلم حضور حافظ ملت کی یاد میں شیخ طریقت حضرت علامہ محمد منظور رضا صاحب قادری ، آبادانی فریدی نے یہ ادارہ قائم کیا جہاں دینی تعلیم و تربیت کا اہم اہتمام ہے اور قوم کے الجھے ہوئے مسائل کو بھی حل کیا جاتا ہے ۔ اس ادارے کا تعاون آپکا ملی فریضہ ہے ۔ جسمیں اخراجات کا تخمینہ تقریباً ایک لاکھ روپے ،،

تعاون کے طریقے

دار العلوم کیلئے کمروں کی تعمیر ، زمین کی خریداری میں حصہ لیں ، کسی مدرس کی تنخواہ کی ذمہ داری ، کتابوں کی فراہمی ، دار العلوم کا تعارف اور دوسرے سے تعاون کی درخواست کرنا

ترسیلِ زر کا پتہ

شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا منظور رضا قادری فریدی ، بانی دار العلوم رضویہ فریدیہ مقام و پوسٹ شیشہ باڑی دایا سونتھا ہاٹ ضلع پورنیہ بہار
۸۵۴۱۱۵